توہین صحابہؓ کے مرتکب کو تین سال قید با مشقت کی سزا

اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد جناب ملک محمد حنیف کا ایک اہم فیصلہ

بعدالت جناب ملک محمد حنیف صاحب
اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول اسلام آباد
سٹیٹ بنام عبدالقیوم علوی
مقدمہ علت نمبر ۱۳ مورخہ ۸۵-۲-۱۳
بجرم 295/A، 298/A ت پ
تھانہ آبپارہ

حکم

عبدالقیوم علوی ولد غلام حسین قوم اعوان سکنہ پنڈ سنگرال تھانہ گولڑہ شریف اسلام آباد کو پولیس تھانہ آبپارہ نے بجرم 295/A 298/A ت پ چالان کرکے بغرض سماعت پیش عدالت کیا۔

مختصر حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مورخہ ۸۵-۲-۱۲ کو مدعی مقدمہ مولانا محمد عبداللہ صدر جمعیت اہلسنت والجماعت پاکستان / خطیب مرکزی مسجد سیکٹر جی ۶/۱ اسلام آباد نے تحریری درخواست تھانہ آبپارہ گذاری کہ کتاب "تاریخ نواصب" (حصہ اول) مصنفہ عبدالقیوم علوی (ملزم) میں بعض صحابہ کرامؓ اور بزرگ ہستیوں بشمول حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق مصنف نے قابلِ اعتراض الفاظ استعمال کیے اور ان کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کافر، کتے، خنزیر کے برابر اور منافق دشمن اسلام ملعون اور دین کے معاملہ میں خصوصاً ناقابلِ اعتبار ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے جس سے مدعی اور سنی اکثریت کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

دوران تفتیش کتاب مذکورہ بالا قبضہ پولیس میں لی گئی۔ گواہان کے بیانات قلمبند ہوئے، ملزم کو گرفتار کیا جا کر بعد تکمیل تفتیش چالان عدالت کیا گیا۔ مورخہ ۸۵-۵-۱۵ کو نقول بیانات گواہان استغاثہ تقسیم ہو کر مورخہ ۸۵-۳-۳۰ کو ملزم پر فرد جرم زیر دفعات 295/A، 298/A عائد ہوئی۔ ملزم کے انکار پر شہادت استغاثہ طلب ہو کر قلمبند ہوئی۔

گواہان استغاثہ نمبر ۱، نمبر ۲ فرد مقبوضگی Ex P1 "تاریخ نواصب" (حصہ اول) ہیں جنہوں نے بابت مقبوضگی کتاب بیان کیا۔ گواہ استغاثہ نمبر ۳ مدعی مقدمہ جنہوں نے اپنی رپورٹ ابتدائی Ex PB کی تائید کی اور بتایا کہ وہ ان کی قلمی و دستخطی ہے نیز اس نے بتایا کہ اس نے دوران تفتیش کتاب Ex P2 پیش کی اور وہ پولیس نے بذریعہ فرد Ex PC قبضہ پولیس میں لی جس پر گواہ نے اپنے دستخط شناخت کی۔ گواہ نے اپنی شہادت کے دوران بتایا کہ کتاب کے مختلف حصوں میں مصنف نے صحابہ کرامؓ کے بارہ میں توہین آمیز الفاظ استعمال کیے ہیں اور ان کو ناصبی کہا ہے جبکہ مصنف نے ناصبیوں کے لیے کتے، خنزیر، ملعون اور کافر منافق جیسے برے القاب سے تعبیر کیا جس سے مدعی کی اور تمام اہل سنت ساتھیوں (گواہان) مذہبی کی دلآزاری ہوئی اور ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے۔ گواہ نے اس بارہ میں کتاب کے صفحہ نمبر ۱۶ مقام 'A' تا 'A' اور صفحہ نمبر ۲۱ مقام 'B' تا 'B' اور صفحہ نمبر ۱۵ مقام C تا C کا خاص طور پر ذکر کیا۔ مزید بتایا کہ اس نے ایک مفصل رپورٹ (P-6 - Ex P3) ایسے ہی حوالہ جات پر مبنی تیار کرکے پولیس کو دی جو کہ ان کی اور گواہ عبدالغفور کی دستخطی ہے۔

گواہ نے بتایا کہ وہ اور اس کے ساتھی جن کے

مذہبی جذبات مجروح ہوئے حضرت امیر معاویہؓ کو صحابی اور کاتبِ وحی سمجھتے ہیں۔ جرح میں گواہ نے بتایا کہ اس کی دل آزاری مسلمان ہونے کی حیثیت سے اور اہلِ سنت والجماعت ہونے کی حیثیت سے اور علماءِ دیوبند کے ساتھ تعلق کی حیثیت سے ہوئی ہے۔

گواہ استغاثہ نمبر ۴ کرامت خان ASI محرر FIR ہے۔ گواہ نے بتایا کہ اس نے رسمی رپٹ ابتدائی Ex PB/I حسب آمدہ تحریر مدعی Ex PA درست طور پر قلمبند کی۔

گواہان استغاثہ نمبر ۵، نمبر ۶، نمبر ۷ نے بھی متفقہ طور پر بتایا کہ بحیثیت مسلمان اور اہلسنت والجماعت ان کے مذہبی جذبات ملزم کی مصنفہ کتاب "تاریخ مذاہب" (حصہ اول) پڑھ کر مجروح ہوئے ہیں۔ چونکہ مصنف نے اپنی کتاب میں صحابہ کرامؓ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کیے اور انہیں ناصبی گردانا جس کی تعبیر مصنف نے کتے اور خنزیر وغیرہ کے الفاظ استعمال کر کے کی ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ دورانِ شہادت گواہ استغاثہ نمبر ۶ مولانا عبدالغفور ملزم سے ذیل سوالات عدالت نے پوچھے جو کہ مع جوابات ملزم درج ہیں۔

سوال عدالت: کیا آپ نے حضرت معاویہؓ اور عمرو بن عاصؓ کو کافر، منافق، ظالم وغیرہ کہا ہے؟

جواب: میں نے بالکل یہ کہا ہے اور کتاب میں لکھا ہے۔

سوال عدالت: کیا آپ کی نظر میں ان صحابہ کو برا بھلا کہنے سے جذبات مجروح نہیں ہوتے۔

جواب: اس سے جذبات مجروح نہیں ہوتے کیونکہ اہلِ سنت کے نزدیک یہ ظالم اور بری شخصیتیں ہیں۔

گواہ استغاثہ نمبر ۸ ریاض احمد SI تفتیشی افسر مقدمہ ہذا ہے گواہ نے اپنے بیان میں بتایا کہ اس نے دورانِ تفتیش حسب پیش کردہ گواہان کتاب Ex P1، Ex P2، "تاریخ مذاہب" بذریعہ فردات Ex PA، Ex PC قبضہ پولیس میں لی۔ نقشہ موقعہ Ex PE مرتب کیا اور کتاب کے قابلِ اعتراض اقتباسات ۱-۱۲ Ex P3-P14 پیش کردہ گواہان حاصل کر کے شاملِ مسل کیے۔

گواہ نے مزید بتایا کہ ملزم نے صحابہ کرامؓ کی توہین کی ہے اور اہلسنت والجماعت کے جذبات کو مجروح کیا ہے جس کی وجہ سے ملزم کو گنہگار پا کر چالان عدالت کیا۔ اس گواہ پر باوجود موقعہ دینے کے ملزم نے جرح نہ کی اور اس مرحلہ پر شہادت استغاثہ کی تکمیل ہوئی۔

شہادت استغاثہ کی قلمبندی کے بعد مورخہ ۹۱/۲/۷ کو ملزم کا بیان زیر دفعہ ۳۴۲ ض ف قلمبند کیا گیا۔ گواہ نے اپنے بیان میں بتایا کہ کتاب P1، P2 "تاریخ مذاہب" (حصہ اول) کا وہ مصنف ہے۔ اس نے موقف اختیار کیا کہ اس نے کسی صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین نہ کی ہے اور نہ ہی کسی سنی کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ ملزم نے مزید بتایا کہ وہ اپنے دیگر بیان میں تفصیلات بابت کتب مصنفین اہل والجماعت جس نے اصحاب رسول کو کافر منافق وغیرہ لکھا ہو بتائے گا اور یہ بھی بتائے گا کہ اس کے خلاف مقدمہ کیوں بنایا گیا ہے۔ تاہم ملزم نے بعد ازاں مورخہ ۹۱/۲/۴ کو بیان کیا کہ وہ زیر دفعہ ۳۴۰ ض ف بیان نہ دینا چاہتا ہے۔ اس مرحلہ پر بحث فریقین سماعت کی گئی اور مسل کا بغور مطالعہ کیا گیا۔

دورانِ بحث ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ دفعہ ۱۹۶ ض ف کے تحت دفعہ ۲۹۵/A ت پ کی سماعت سے پہلے مرکزی یا صوبائی حکومت یا ان کی طرف سے مجاز اتھارٹی کی نالش ضروری تھی جو کہ حاصل نہ کی گئی ہے اس قانونی نقطہ سے ہم اتفاق کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ واقعی سماعت مقدمہ کرنے سے پہلے اس بارہ میں کارروائی کرنا لازمی تھی جو کہ نہ کی گئی ہے۔ ہم اس مرحلہ پر جب کہ مقدمہ ہذا سال ۱۹۸۵ء سے زیر سماعت ہے اس بارہ میں تحریک کو تقاضائے انصاف کے خلاف اور نامناسب سمجھتے ہیں۔ معزز مسل برآمدہ شہادت اور بیان ملزم سے عیاں ہے کہ

کتاب "تاریخ مذہب" (حصہ اول) ملزم ہی کی تصنیف ہے اور ملزم نے اس امر کو خود تسلیم کیا۔ نیز ملزم نے دوران کارروائی عدالت واضح الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ اس نے اپنی کتاب مذکورہ بالا میں حضرت امیر معاویہؓ اور عمروؓ بن عاص اور مغیرہؓ بن شعبہ کو کافر، منافق، ملعون، بدکردار، فاسق، فاجر اور ظالم وغیرہ کہا ہے، تاہم یہ مؤقف اختیار کیا کہ اس کے اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک وہ صحابی نہیں ہیں۔

شہادت استغاثہ اور تاریخ اسلام پر لکھی گئی مستند کتب کے حوالے سے اس امر کے متعلق کوئی شک و شبہ نہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ صحابیٔ رسولؐ اور کاتبِ وحی تھے۔ اسی طرح عمروؓ بن عاص اور مغیرہؓ بن شعبہ بھی اصحابِ رسولؐ تھے۔ ملزم کے مذکورہ شخصیتوں کو اصحابِ رسولؐ نہ ماننے سے قطعاً تاریخی واقعات و حالات تبدیل نہ ہو سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مذہب اسلام کے لاکھوں پیروکار ان شخصیتوں کو صحابیٔ رسولؐ سمجھتے ہیں اور اس بات کا علم ملزم کو بھی ہے اور ملزم نے جان بوجھ کر ان شخصیتوں کے بارے میں عمداً نازیبا الفاظ استعمال کر کے اہل سنت والجماعت و دیگر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔

بحالات بالا ہم سمجھتے ہیں کہ استغاثہ اپنے مقدمہ کو بدوں شک و شبہ ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے نیز یہ کہ نازیبا الفاظ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا شخصیتوں کے لیے استعمال کرنے کو بھی ملزم از خود تسلیم کرتا ہے، لہٰذا ہم ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۸/A ت پ تین سال قید بامشقت کی سزا دیتے ہیں تاہم اس سزا کا اطلاق حسب منشاء زیر دفعہ ۳۸۲/B ضرف ہوگا۔ حکم سنایا گیا۔ مثل بعد ترتیب و تکمیل داخل دفتر ہو وے۔

دستخط

اسسٹنٹ کمشنر / مجسٹریٹ درجہ اول

اسلام آباد ۸۹-۱۱-۱۵

بقیہ: جہاد افغانستان مجاہدین

سلام کرتا ہوں کہ انہوں نے اس گٹھ جوڑ کو مسترد کر دیا ہے وہ بھی جنگ لڑنے کے لیے تیار ہیں مگر کفر اور منافقت کے ساتھ مفاہمت پر آمادہ نہیں ہیں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ صورت حال کچھ بدل گئی ہے، حالات میں تغیر آیا ہے، مجاہدین کی مشکلات بڑھی ہیں۔ ان کی جنگ لمبی ہو گئی ہے۔ آزمائش کا عرصہ طویل ہو گیا ہے لیکن جہاد کی کامیابی کا راستہ یہی ہے۔ کفر و منافقت کی مکمل شکست اور اسلام کی مکمل بالادستی کا راستہ یہی ہے۔

میں نے مجاہدین کو محاذِ جنگ پر دیکھا ہے۔ ان کے مورچوں میں گیا ہوں اور ان کے عزم و حوصلہ کا مشاہدہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مشکلات ان کی راہ میں حائل نہیں ہوں گی۔ میرا تجزیہ یہ ہے کہ جہادِ افغانستان اپنی فطری رفتار کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ امریکہ اور اسلام آباد کے رویہ میں تبدیلی کے باوجود مجاہدین کے قدم رُکے نہیں مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں اور فطری رفتار میں بڑھ رہے ہیں۔ وہ دن دُور نہیں جب مجاہدین کابل پر شریعت اسلامیہ کی بالادستی کا پرچم لہرائیں گے اور میرے نزدیک وہ دن جہاد کے اختتام کا نہیں ہوگا بلکہ وہی دن پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک میں استعماری نظاموں اور منافقت کے اسلام کے خلاف جہاد کے آغاز کا دن ہوگا۔ خدا ہمیں وہ دن جلدی دکھائے اور اس دن کے لیے خود کو تیار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ماہنامہ

الشریعة

گوجرانوالہ

کا سالانہ چندہ

بذریعہ حبیب بنک بازار تھانیوالہ گوجرانوالہ
اکاؤنٹ ۱۵۹۹ (بنام مولانا زاہد الراشدی ابجرانی)

یا منیجر ماہنامہ الشریعہ، مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کے نام بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں

خط و کتابت کے لیے

پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ